- نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز کے ساتھ وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔
- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ثقہ ہیں۔
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سینہ پر ہاتھ باندھنے کی تفسیر ثابت نہیں (کفایت اللہ سنابلی کو جواب)
- کتاب الآثار امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے (زبیر علی زئی کو جواب)
- امام موفق بن احمد المکی رحمۃ اللہ علیہ صدوق ہے (زبیر علی زئی اور غیر مقلدین کو جواب)

ALIJMA
FOUNDATION

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

النعمان سوشل میڈیا سروسز

کی فخریہ پیشکش

دفاع احناف لائبریری

سینکڑوں کتب کا بیش بہا ذخیرہ

ماخوذ: مجلہ الاجماع

تیمم میں دوضربیں ہیں۔

مولانا نذیر الدین قاسمی

تیمم میں دو ضربیں ہیں ،ایک ضرب چہرے پر مسح کرنے کے لئے اور دوسری ضرب سے دونوں ہاتھ کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے اور یہ بات دلیل سے ثابت ہے۔

دلیل نمبر۱:

مشہور صحابی رسول عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک طویل حدیث میں کہتے ہیں کہ :

۔۔ثم ان النبی ﷺ ضرب بکفیہ، فمسح بوجھہ مسحۃ، ثم ضرب بکفیہ الثانیۃ فمسح ذراعیہ الی المرفقین۔۔

پھر حضور ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دیوار پر مارا ،پھر اپنے چہرے پر ایک بار مسح کیا ،پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہتھیلیوں کو دیوار پر مارا پھر ان سے اپنے گٹوں سے کہنیوں تک پر مسح کیا۔۔۔۔۔ **(سنن کبری للبیہقی حدیث نمبر:۹۹۳)**

اس کی سند یوں ہے،

امام بیہقیؒ **(م۴۵۸ھ)** کہتے ہیں کہ

اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ، انا ابو بکر بن اسحق الفقیہ انا موسی بن الحسن بن عباد، ثنا مسلم بن ابراھیم الازدی، ثنا محمد بن ثابت العبدی، و کان صدوقا، و اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان الاھوازی، اخبرنا احمد بن عبید الصفار، ثنا اسمعیل بن اسحق ثنا مسلم بن ابراھیم الازدی ثنا محمد بن ثابت العبدی، ثنا نافع قال: انطلقت مع ابن عمر فی حاجتہ الی ابن عباس فلما ان قضی حاجتہ کان من حدیثہ یومئذ قال: بینما النبی ﷺ فی سکۃ من سکک المدینۃ، و قد خرج النبی ﷺ من غائط او بول فسلم علیہ رجل فلم یرد علیہ، ثم ان النبی ﷺ ضرب بکفیہ، فمسح بوجھہ مسحۃ، ثم ضرب بکفیہ الثانیۃ فمسح ذراعیہ الی المرفقین۔۔۔۔ **(سنن کبری للبیہقی ج:۱ص:۳۱۶،حدیث نمبر: ۹۹۳،** واسنادہ حسن)

اسکین:

السنن الكبرى

للإمام
أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي
المتوفى سنة ٤٥٨ هـ

تحقيق
محمد عبد القادر عطا

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

كتاب الطهارة / باب كيف التيمم ۳۱۷

بكفيه الثانية فمسح ذراعيه إلى المرفقين، وقال: «إنه لم يمنعني أن أرد عليك إلا أني لم أكن على وضوء أو على طهارة»(١).

لفظ حديث ابن عبدان، وقد أنكر بعض الحفاظ رفع هذا الحديث على محمد بن ثابت العبدي، فقد رواه جماعة عن نافع من فعل ابن عمر، والذي رواه غيره عن نافع من فعل ابن عمر إنما هو التيمم فقط فاما هذه القصة فهي عن النبي ﷺ مشهورة برواية أبي الجهيم بن الحارث بن الصمة، وغيره(٢)، وثابت عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر أن رجلاً مر ورسول الله ﷺ يبول فسلم عليه فلم يرد عليه إلا أنه قصر بروايته(٣) ورواية يزيد بن الهاد عن نافع أتم من ذلك.

٩٩٤ ـ أخبرنا أبو علي الروذباري، أنا أبو بكر بن داسة، ثنا أبو داود، ثنا جعفر بن مسافر، ثنا عبد الله بن يحيى يعني البرلسي، أنا حيوة بن شريح، عن ابن الهاد أن نافعاً حدثه، عن ابن عمر قال: «أقبل رسول الله ﷺ من الغائط فلقيه رجل عند بئر جمل فسلم عليه فلم يرد عليه رسول الله ﷺ حتى أقبل على الحائط فوضع يده على الحائط فمسح وجهه ويديه ثم رد رسول الله ﷺ على الرجل السلام».

فهذه الرواية شاهدة لرواية محمد بن ثابت العبدي إلا أنه حفظ فيها الذراعين(٤) ولم

---

(١) الحديث رقم (٩٩٣) أخرجه المصنف في معرفة السنن (٣٠٩) وفي السنن الصغرى (٢٢٦)، وأبو داود في السنن (٣٣٠).

(٢) قال ابن التركماني: «المنكر على محمد بن ثابت هو البخاري، وقال أبو حاتم الرازي: روى حديثاً منكراً، وإنما أنكر عليه رفع المسح إلى المرفقين، لا أصل القصة.
وقد صرح بذلك البيهقي في كتاب المعرفة [١/٢٨٥] فقال: «وإنما ينفرد محمد بن ثابت من هذا الحديث بذكر الذراعين فيه دون غيره» وإذا كان المنكر عليه هو هذا لا ينفعه كونه أصل القصة مشهوراً، بل قد عده خصومه سبباً للتضعيف، فإن الذي في الصحيح في قصة أبي الجهيم «ويديه» وليس فيه «وذراعيه».

(٣) قال ابن التركماني: «الضحاك لم يذكر القصة بتمامها، وإنما يقوي بها رواية محمد بن ثابت إذا أنكر أصل القصة فيقال روايته، وإن قصرت تدل على صحة القصة في الجملة.
فأما إذا أنكر على محمد بن ثابت رفع المسح إلى المرفقين لم يقوه رواية الضحاك».

(٤) قال ابن التركماني: «فيقال له كما تقدم: إنما تشهد روايته لرواية محمد بن ثابت إذا أنكر أصل الرواية عن ابن عمر، وأما إذا أنكر رفع الذراعين فلا شهادة لرواية ابن الهاد ولا لرواية الضحاك.
وقوله: «إلا أنه حفظ فيها الذراعين» المنكر يرى أنه لم يحفظ ذلك بمخالفة غيره له في ذلك، ولو قال: إلا أنه ذكر فيها الذراعين لكان أسلم وأصوب لأن لفظة «حفظ» ونحوها يذكر كثيراً عند تصحيح ما خولف فيه الراوي.

رواۃ کی تفصیل یہ ہے :

۱)　امام بیہقیؒ (م **۴۵۸ھ**) مشہور ثقہ ،امام اور حافظ الزمانہ ہیں۔**(تاریخ الاسلام ج:۱۰ص:۹۵)**

۲)　امام ابوعبداللہ الحاکمؒ (م **۴۰۵ھ**) بھی ثقہ ،حافظ الحدیث اور المستدرک علی الصحیحین کے مصنف ہیں۔ **(کتاب الثقات للقاسم ج:۸ص:۳۹۲)**

۳)　ابو بکر بن اسحٰق الفقیہ سے مراد امام احمد بن اسحٰق ابو بکر النیساپوریؒ (م **۳۴۲ھ**) ہے جو کہ ثقہ محدث ہیں۔**(الروض الباسم فی تراجم شیوخ الحاکم ص:۱۸۹)**

۴)　محدث موسی بن ابو حسن بن عبادؒ (م **۲۸۷ھ**) میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔**(سیر اعلام النبلاء ج:۱۳ص:۳۷۸)**

۵)　حافظ مسلم بن ابراہیم الازدیؒ (م **۲۲۲ھ**) صحیحین کے راوی ہیں اور ثقہ مامون ہیں۔**(تقریب رقم : ۶۶۱۶)**

۶) محمد بن ثابت العبدیؒ بھی جمہور کے نزدیک ثقہ ،صدوق ہیں۔[16]

---

[16] امام حافظ مسلم بن خالدؒ (م۲۲۲ھ) نے آپ کو صدوق قرار دیا ہے۔امام عجلیؒ (م۲۶۱ھ) اور امام محمد بن سلیمانؒ (م۲۴۵ھ) ثقہ کہتے ہیں ،امام احمد بن حنبلؒ (م۲۴۱ھ) فرماتے ہیں کہ آپ میں کوئی حرج نہیں ہے، امام نسائیؒ (م۳۰۳ھ) بھی کہتے ہیں کہ آپ میں حرج نہیں ہے ،امام ابوحاتمؒ (م۲۷۷ھ) کہتے ہیں کہ آپ مضبوط نہیں ہیں ،(لیکن پھر بھی) آپ کی حدیث لکھی جائے گی۔**(سنن کبری للبیہقی ج:۱ص:۲۰۶،۲۰۷،تہذیب التہذیب ج:۹ص:۸۵)**،امام عبداللہ بن مبارکؒ (م۱۸۱ھ) نے آپ سے روایت لی ہے ،اور غیر مقلدین کے نزدیک امام عبداللہ بن مبارکؒ صرف ثقہ سے ہی روایت کرتے ہیں۔**(اتحاف النبیل ج:۲ص:۱۰۵)** ثابت ہوا کہ امام عبداللہ بن مبارکؒ کے نزدیک محمد بن ثابت العبدیؒ ثقہ ہیں ،امام علی بن المدینیؒ (م ۲۳۴ھ) کہتے ہیں کہ وہ صالح ہیں ،اور قوی نہیں ہیں۔**(سوالات ابن ابی شیبہ رقم :۳۵)** معاویہ بن صالحؒ اور دارمیؒ کی روایت میں امام ابن معینؒ (م ۲۳۳ھ) کہتے ہیں کہ آپ میں کوئی خرابی نہیں ہے۔**(الضعفاء للعقیلی ج:۴ص:۳۸)** حافظ ابن حجر عسقلانیؒ انہیں صدوق اور لین الحدیث کہتے ہیں۔**(تقریب رقم :۵۷۷۱)** ابن شاہینؒ نے بھی آپ کو کتاب الثقات میں شمار کیا ہے ۔**(ص:۲۰۰)**

نوٹ :

غیر مقلدین کے نزدیک لین الحدیث سے راوی کا ضعف ثابت نہیں ہوتا۔**(مسنون تراویح ص : ۲۲)** اسی طرح لیس بالقوی تو غیر مقلدین کے نزدیک قابل اعتماد جرح ہی نہیں ہے ۔**(دوماہی الاجماع مجلہ :شمارہ نمبر ۳ :ص۱۰۵)** لہذا خود غیر مقلدین کے اصول سے محمد بن ثابت العبدیؒ پر معتبر جرح موجود نہیں ہے۔

محمد بن ثابت العبدیؒ پر جرح کی وجہ ؟

اکثر محدثین رحمہم اللہ نے محمد بن ثابت العبدیؒ پر اعتراضات صرف اس وجہ سے کیا ہے کہ انہوں نے تیمم والی روایت کو مرفوع بیا ن کیاہے۔نافع مولی عمرؓ کے دوسرے شاگردوں کی مخالفت کی ہے کیونکہ نافعؒ کے دوسرے شاگرد اسے ابن عمرؓ کا فعل بتایا ہے ،لہذا محمد بن ثابتؒ اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں منفرد ہیں۔حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے۔

امام بیہقیؒ (م۴۵۸ھ) نے ایک اور روایت ذکر کی ہے :

اخبرنا ابو علی الروذباری، انا ابو بکر بن داسة، ثنا او داؤد، ثنا جعفر بن مسافر، ثنا عبداللہ بن یحی یعنی البرلسی، انا حیوة بن شریح، عن الهاد، ان نافعاً حدثه عن ابن عمر قال: أقبل رسول اللہ ﷺ من الغائط فلقیه رجل عند بئر جمل، فسلم علیه فلم یرد علیه رسول اللہ ﷺ حتی أقبل علی الحائط فوضع یده علی الحائط، فمسح وجهه ویدیه، ثم رد رسول اللہ ﷺ علی الرجل السلام۔

اس روایت کے تمام روات ثقہ اور صدوق ہیں۔

اور غور فرمایئے ! محمد بن ثابتؒ کی طرح ابن الہادؒ نے بھی نافعؒ سے یہ روایت مرفوع بیان کی ہے اور ان کا پورا نام یزید بن عبداللہ بن عثمان بن الہاد اللیثیؒ (م ۱۳۹ھ) ہے جو کہ ثقہ مکثر ہیں۔(**تقریب رقم:۷۷۳۷**)

البتہ اس روایت میں دوسری بار ضرب مارنے کا ذکر نہیں ہے ، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ، کیونکہ غیر مقلدین کا اصول ہے کہ ،عدم ذکر عدم شیٔ کو مستلزم نہیں۔(**نور العینین ص: ۸۱، حدیث اور اہل تقلید ج:۱ص:۲۳۴**)

نیز ابن الہاد کی روایت سے محمد بن ثابتؒ پر تنہا روایت کو مرفوع بیان کرنے کا الزام بہر حال مردود ثابت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بیہقیؒ (م ۴۵۸ھ) خود فرماتے ہیں کہ :

فهذه الرواية شاهدة لرواية محمد بن ثابت العبدي الا انه حفظ فيها الذراعين ولم يثبتها غيره كما ساق هو وابن الهاد الحديث ــــــــــــ وفعل ابن عمر التيمم على الوجه والذراعين الى المرفقين شاهد لصحة رواية محمد بن ثابت غير مناف لها۔

چنانچہ یہ روایت محمد بن ثابت العبدیؒ کی روایت کی شاہد ہے ، مگر یہ کہ انہوں نے اس روایت میں کہنیوں (تک مسح کرنے) کا لفظ محفوظ کرلیا ہے اور ان کے علاوہ کسی اور نے کہنیوں (تک مسح کرنے) کے لفظ کو ذکر نہیں کیا ہے۔ جیسا کہ ابن الہادؒ اور ان کی حدیث گزری۔

آگے امام بیہقیؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کا تیمم (میں مسح) کو چہرے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک کرنا ، محمد بن ثابتؒ کی روایت کی شاہد ہے ،اس کے خلاف نہیں ہے۔ پھر اس کی وجہ آگے واضح کرتے ہیں کہ محمد بن ثابتؒ ثقہ ہیں۔ (**سنن کبری للبیہقی حدیث نمبر: ۹۹۴، ج:۱ص:۱۳۷،۱۳۸**) اور ثقہ کی زیادتی غیر مقلدین کے نزدیک بھی مقبول ہے۔(دیکھئے، **ص:۶**) لہذا محمد بن ثابت العبدیؒ پر یہ اعتراض صحیح نہیں ہے۔

نوٹ :

امام بیہقیؒ کا یہ کہنا کہ : محمد بن ثابتؒ کے علاوہ کسی اور نے کہنیوں (تک مسح کرنے) کا لفظ ذکر نہیں کیا ہے ، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ کئی راویوں نے اس روایت کو مرفوعاً بیان کرنے کے ساتھ ساتھ کہنیوں (تک مسح کرنے) کے لفظ کو بھی ذکر فرمایا ہے ، مثلاً :

سلیمان بن ابی داؤد الحرانیؒ (ضعیف) نے اس تیمم والی روایت کو مرفوع بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ، کہنیوں تک مسح کرنے کو بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ امام دار قطنیؒ (م ۳۸۵ھ) کہتے ہیں کہ :

حدثنا محمد بن مخلد، واسمعيل بن علي، قالا : نا ابراهيم الحربي، ثنا هارون بن عبدالله ثنا شبابة ثنا سليمان بن ابي داؤد الحراني، عن سالم، ونافع، عن ابن عمر، عن النبي ﷺ في التيمم ضربتين ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين۔(سنن دار قطنی ج:۱ص:۳۳۴، حدیث نمبر: ۶۹۰)

نوٹ:

حافظ مغلطائیؒ (م ۷۶۲ھ) محمد بن ثابت العبدیؒ کی حدیث پر امام احمد بن حنبلؒ کے اعتراض کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "فيه نظر: من حيث ان حديث ابن ابی داؤد مرفوع لا موقوف" امام احمد بن حنبلؒ کا کلام قابل غور ہے ،اس حیثیت سے ابن ابی داؤد کی حدیث (بھی محمد بن ثابت العبدیؒ کی روایت کی طرح)مرفوع ہے ،نا کہ موقوف۔(**شرح ابن ماجہ للمغلطائی ص:۶۸۶**) معلوم ہوا کہ حافظ مغلطائیؒ کے نزدیک ابن ابی داؤد کی روایت شاہد کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔

نیز علی بن ظبیانؒ (ضعیف)اور سلیمان بن ارقم (ضعیف) نے بھی اس روایت کو مرفوعاً بیان کیا ہے اور ان دونوں کی روایت میں کہنیوں تک مسح کرنا کا تذکرہ موجود ہے۔

علی بن ظبیانؒ کی روایت کے الفاظ :

امام دارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) کہتے ہیں کہ :

حدثنا ابو عبدالله محمد بن اسمعيل الفارسی، نا عبدالله بن الحسين بن جابر، نا عبدالرحيم بن مطرف، ثنا علی بن ظبيان، عن عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن ابن عمر، عن النبی ﷺ قال: التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين الی المرفقين۔(سنن دارقطنی ج:۱ص:۳۳۲،حدیث نمبر: ۶۸۵)

سلیمان بن ارقمؒ کی روایت کے الفاظ :

امام دارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) کہتے ہیں کہ :

حدثنا محمد بن علی بن اسمعيل الابلی، ثنا الهيثم بن خالد، ثنا ابو نعيم، نا سليمان بن ارقم عن الزهری، عن سالم عن ابيه قال: تيممنا مع النبی ﷺ ضربنا بأيدينا علی الصعيد الطيب ثم نفضنا أيدينا فمسحنا بها وجوهنا، ثم ضربنا ضربة اخری الصعيد الطيب ثم نفضنا أيدينا فمسحنا بأيدينا من المرافق الی الاكف علی منابت الشعر من ظاهر و باطن۔(سنن دارقطنی ج:۱ص: ۳۳۴،حدیث نمبر: ۶۸۸)

امام حاکمؒ اپنی کتاب المستدرک میں کہتے ہیں کہ "سليمان بن ارقم و سليمان بن ابی داؤد ليسا من شروط هذا الكتاب، ولكن ذكرناهما فی الشواهد" سلیمان بن ارقم اور سلیمان ابی داؤدؒ اس کتاب کے شرائط میں سے نہیں ہے۔لیکن ہم نے ان دونوں کی روایت کو شواہد میں ذکر کیا ہے۔ (**المستدرک للحاکم ج:۱ص:۲۸۷،حدیث نمبر: ۶۳۵ ، ۶۳۶،نصب الرایہ ج:۱ ص:۱۵۰،واللفظ لہ**)

پھر ان سب کے علاوہ عبدالعزیز بن ابی رواد ؒ (م ۱۵۹ھ) [**ثقہ**] نے بھی اس روایت کو مرفوع بیان کرنے کے ساتھ ساتھ کہنیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔جس کی تفصیل آگے آرہی ہے ،اور جابر بن عبداللہؓ کی روایت بھی مرفوع ہے اور اس میں بھی کہنیوں تک مسح کرنے کا ذکر موجود ہے۔

۷) امام نافع ابوعبداللہ المدنیؒ (م ۱۱۷؁ھ) مشہور فقیہ ،امام اور مضبوط راوی ہیں۔(**تقریب رقم : ۷۰۸۶**)

۸) ابن عمر رضی اللہ عنہما مشہور صحابیِ رسول ہیں۔(**تقریب**)

دلیل نمبر۲:

حافظ ابو بکر الشیرازیؒ (**م ۴۰۷؁ھ**) فرماتے ہیں کہ :

ثنا ابو عمرو ثنا محمد بن ابراھیم ثنا موسی بن سعید بن النعمان بن حسان الدردانی ثنا ابو حذیفۃ موسی بن مسعود ثنا ابن ابی رواد بہ بلفظ (یعنی عن نافع عن ابن عمر عن النبی ﷺ قال) التیمم ضربتان ضربۃ للوجہ و ضربۃ للیدین الی المرفقین۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں ،ایک ضرب چہرے پر مسح کے لئے ہے اور دوسری ضرب دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک مسح کرنے کے لئے ہے۔(**کتاب الالقاب للشیرازی بحوالہ شرح ابن ماجہ للمغلطائی**[17] **ص ۶۸۲**)[18] اسکین ملاحظہ فرمائے

الغرض اس پوری تفصیل سے معلوم ہو اکہ محمد بن ثابت العبدیؒ نہ ابن عمرؓ کی روایت کو مرفوع بیان کرنے میں منفرد ہیں اور نہ ہی کہنیوں کے لفظ کو ذکر کرنے میں۔

یہی وجہ ہے کہ امام بیہقیؒ امام بخاریؒ کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ،معرفۃ السنن والآثار میں کہتے ہیں کہ "**انکر البخاری رحمہ اللہ علی الحدیث، ورفعہ غیر منکر**" امام بخاریؒ نے محمد بن ثابت العبدیؒ کی حدیث کا انکار کیا (اس لئے کہ انہوں نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے) حالانکہ ان کا (روایت کو) مرفوع بیان کرنا منکر نہیں ہے اور امام زیلعیؒ نے بھی امام بیہقیؒ کی تائید کی ہے۔(**معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج:۲ص:۸،نصب الرایہ ج:۱ص:۱۵۳**)

امام حاکمؒ نے بھی اس روایت کو مرفوعاً تسلیم کیا ہے۔(**خلاصہ بدرالمنیر ج:۱ص:۶۹**)، مزید اقوال **ص : ۴۶** پر موجود ہے۔لہذا محمد بن ثابت العبدیؒ کی روایت سنداً اور متناً دونوں لحاظ سے صحیح ہے۔والحمد للہ

[17] حافظ مغلطائیؒ (**م ۷۶۲؁ھ**) ائمہ کے نزدیک ثقہ،حافظ اور شیخ المحدثین ہیں،دیکھئے **ص:۵۳** ۔

[18] شرح ابن ماجہ لمغلطائی کے بعض مطبوعہ نسخوں میں کتاب الالقاب للشرازی کے بجائے کتاب الالباب للشرازی چھپ چکا ہے جو کہ کتاب کی غلطی ہے۔کیونکہ شرح ابن ماجہ لمغلطائی کے مخطوطہ[**نسخہ مکتبہ فیض اللہ افنڈی،ترکی: رقم ۳۶۲،فولیو[Folio] نمبر ۲۶۶**] میں 'کتاب الالقاب للشرازی ' ہی موجود ہے۔لہذا قارئین سے گزارش ہے کہ اسے نوٹ کرلے۔

اسکین: مخطوطہ[شرح ابن ماجہ لمغلطائی] نسخہ مکتبہ فیض اللہ افنڈی،ترکی

شرح سنن ابن ماجه

تأليف

الإمام الحافظ علاء الدين مغلطاي ابن قليج بن عبد الله الحنفي

"٦٨٩ : ٧٦٢ هـ"

تحقيق

كامل عويضة

المجلد الأول

الناشر

مكتبة نزار مصطفى الباز

على النبي ﷺ سكة من السكك، وقد خرج من غائط أو بول فسلم عليه فلم يرد عليه حتى إذا كاد أن يتوارى ضرب بيديه على الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة أخرى فمسح ذراعيه ثم ردّ على الرجل السلام». رواه أبو داود[١] من حديث محمد بن ثابت العبدى عن نافع عنه، وقال في كتاب التفرّد: لم يتابع أحد محمدًا بن ثابت في هذه القصة على ضربتين عن النبي - عليه السلام - ورووه عن ابن عمر، ورواية أبي الجهم نحو حديث ابن الهادى عن نافع عن ابن عمر ورواه أيوب بن مالك، وعبيد الله، وقيس بن سعد، ويونس، وابن أبي داود عن نافع عن ابن عمر: «أنّه يتيمم ضربتين للوجه»، قال أبو داود:/ جعلوه يقل ابن عمر، وسمعت أحمد يقول: روى محمد بن ثابت حديثًا منكرا في التيمم أثر كلامه وفيه نظر؛ من حيث أنّ حديث ابن أبي داود مرفوع لا موقوف ذكره الشيرازى في الألباب فقال: ثنا أبو عمرو ثنا محمد بن إبراهيم ثنا موسى بن سعيد بن النعمان بن حسان الدرداني ثنا أبو حذيفة موسى بن مسعود ثنا ابن أبي رواد به بلفظ: «التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين إلى المرفقين». وقال الطبراني في الأوسط: لم يروه بهذا التمام عن نافع إلّا العبدي. وقال أبو أحمد بن عدي: خالف العبدى عبيد الله وأيوب والناس فقالوا: عن نافع عن ابن عمر فعله. وقال الخطابي: هذا حديث لا يصح؛ لأنّ محمدًا ضعيف جدًا لا يحتج بحديثه. وقال أبو بكر في كتاب المعرفة: رواه جماعة من الأئمة عن العبدي منهم يحيى بن يحيى ومعلى بن منصور وسعيد بن منصور وغيرهم. وقال مسلم بن إبراهيم في رواية موسى بن الحسن بن عباد عنه: ثنا محمد بن ثابت العبدي وكان صدوقًا وابن معين لم ير به بأسًا في رواية عثمان الدارمي عنه، وأنكر البخاري رفع هذا الحديث ورفعه غير منكر فقد روى الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر - يعني: الذى في صحيح مسلم - قصة السلام مرفوعة إلّا أنه قصر ثنا مسلم بذكر

[١/ ٣٠٩]

(١) حسن. رواه أبو داود في : ١- كتاب الطهارة ، ١٢٢- باب التيمم في الحضر ، (ح/ ٣٣٠) . ورواه الحاكم (١/ ١٧٩) والمجمع (١/ ٢٦٢) وعزاه إلى الطبراني في « الكبير » وفيه علي بن ظبيان ضعفه يحيى بن معين فقال: كذاب خبيث وجماعة ، وقال أبو علي النيسابوري: لا بأس به . والدارقطني (١/ ١٨٠) .

٦٨٦
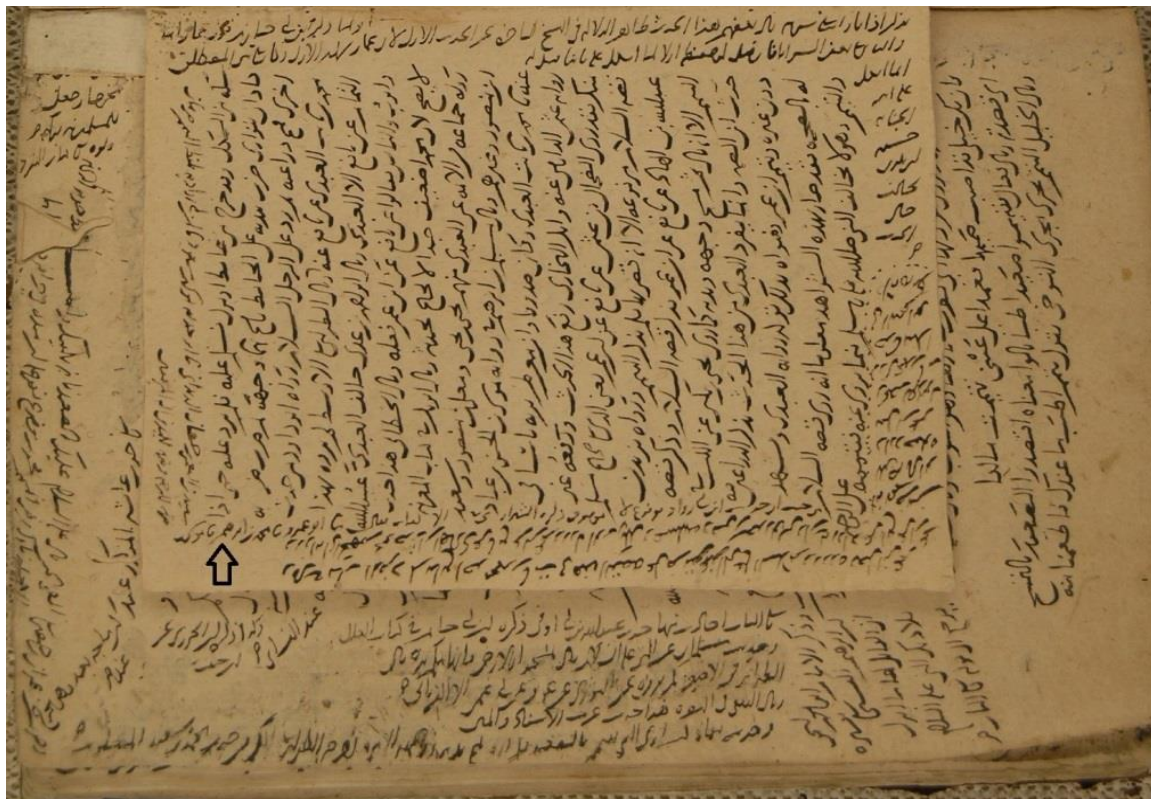
سند کے رواۃ کی تحقیق یہ ہے :

۱) حافظ احمد بن عبدالرحمن اشیرازیؒ (م ۴۰۷؁ھ) ثقہ ،صدوق امام اور کتاب الالقاب کے مصنف ہیں۔(**تاریخ الاسلام ج:۹ص:۱۱۵،سیر اعلام النبلاء ج:۱۷ص:۲۴۲**)

۲) ابو عمر و سے مراد امام اسعید بن القاسم بن العلائی البرذعیؒ (م ۳۶۲؁ھ) بھی ثقہ،حافظ ہیں۔(**الدلیل المغنی لشیوخ الامام ابی الحسن الدارقطنی ص:۲۰۷**)

۳) محمد بن ابراہیم سے مراد ثقہ حافظ محمد بن یحی بن مندہؒ (م ۳۰۷؁ھ) ہیں اور مندہ کا نام ابراہیم ہے ،جیسا کہ امام ذہبیؒ نے صراحت کی ہے،نیز وہ امام سعید بن القاسم بن العلائی البرذعیؒ (م ۳۶۲؁ھ) کے استاذ بھی ہیں۔(**تاریخ الاسلام ج:۷ص:۴۴،ارشاد القاضی والدانی الی تراجم شیوخ الطبرانی ص:۶۲۹،تذکرۃ الحفاظ ج:۳ص:۹۹**)

۴) موسی بن سعید بن نعمانؒ بھی صدوق حافظ ہیں۔(**تقریب رقم : ۶۹۶۷،الکاشف**)

۵) ابوحذیفہ موسی بن مسعود النہدیؒ (م ۲۲۰؁ھ) بھی جمہور کے نزدیک صدوق ہیں۔(**الکاشف رقم : ۵۷۳۲،ذکر اسماء من تکلم فیہ وہو موثق ص:۲۰۹،سیر اعلام النبلاء ج:۱۰ص؛ ۱۳۷،تہذیب التہذیب ج:۱۰ص:۳۷۱،تکمیل لابن کثیر ج:۱ص:۲۷۳، البدر المنیر ج:۳ص:۴۶۹،مصباح الزجاجہ ج : ۱ص:۱۰۸**)

البتہ آپؒ تصحیف کرتے تھے لیکن چونکہ متابع میں ثقہ حافظ اور حدیث کے شہنشاہ امام اعظم ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰؁ھ) موجود ہیں جنہوں نے آپ کی طرح عبدالعزیز بن ابی روادؒ سے یہی روایت مرفوعاً نقل کی ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

تو اس روایت میں ابوحذیفہؒ پر تصحیف کا اعتراض فضول اور بیکار ہے اور آپ اس روایت میں ثقہ وصدوق ہیں ،نیز محمد بن ثابت العبدیؒ اوردوسرے کئی رواۃ بھی آپ کی متابعت میں موجود ہیں ،لہذا اس روایت میں آپ پر تصحیف کا الزام واعتراض باطل ومردود ہے۔

۶) عبدالعزیز بن ابی روادؒ (م ۱۵۹؁ھ) بھی جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔(**الکاشف ،تہذیب التہذیب ج:۶ص:۳۳۸**)

۷) امام نافع ابو عبداللہ المدنیؒ (م ۱۱۷؁ھ) کی توثیق گزرچکی۔

۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔**(تقریب)**

معلوم ہوا کہ اس کی سند حسن ہے۔

دلیل نمبر ۳:

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہی روایت تیسری سند سے مسند امام ابوحنیفہ بروایت حافظ ابن المظفر میں بھی موجود ہے چنانچہ حضرت ابن عمرؓسے روایت ہے کہ :

كان تيمم رسول الله ﷺ ضربتين، ضربة للوجه، وضربة لليدين الى المرفقين۔

رسول اللہ ﷺ کے تیمم میں دو ضربیں تھیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دوسری ضرب دونوں ہاتھ کہنیوں تک کے لئے۔

اس روایت کو حافظ محمد بن المظفرؒ**(م۳۷۹ھ)** نے اس سند سے ذکر کیا ہے :

لو كان العلم بالثريا لتناوله رجال من ابناء فارس

الجزء الاول

من

جامع مسانيد الامام الاعظم

والهمام الافخم الاعلم ابي حنيفة النعمان بن ثابت الكوفي

رضي الله عنه وشرف واكرم

تاليف

العلامة الفهامة الشيخ الامام الفقيه قاضي القضاة ابي المؤيد

محمد بن محمود بن محمد الخوارزمي المتوفى سنة خمس

وستين وست مائة رحمه الله تعالى

الطبعة الاولى

بمطبعة مجلس دائرة المعارف الكائنة في الهند

بمحروسة حيدرآباد الدكن حماها الله

عن الشرور والفتن

سنة (۱۳۳۲) ھ

جامع مسانيد الامام الاعظم (۱) ج ۲۳۳ الباب الرابع في الطهارة

(عن) ابي حنيفة رضى الله عنه ۔ ثم قال محمد وبهذا نأخذ والغسل بالماء في الاستنجاء احب الينا ۔

﴿ابوحنيفة﴾ (عن) علقمة بن مرثد (عن) ابن بريدة (عن) ابيه ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم توضأ مرة مرة ۔ (اخرجه) ابو محمد البخاري (عن) صالح بن احمد (عن) شعيب بن ايوب (عن) ابي يحيى الحماني (عن) ابي حنيفة رضى الله عنه ۔

﴿ابوحنيفة﴾ (عن) عبد العزيز بن ابي رواد (عن) نافع (عن) ابن عمر رضي الله عنهما قال كان تيمم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ضربتين ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين ۔ ﴿اخرجه﴾ الحافظ محمد بن المظفر في مسنده (عن) ابي اسحاق ابراهيم بن احمد بن عبد الله القزويني (عن) يوسف بن موسى المروزي (عن) ابي بكر موسى بن سعيد (عن) ابي حنيفة رضى الله عنه ۔

﴿واخرجه﴾ ابو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو في مسنده (عن) المبارك ابن عبد الجبار الصيرفي (عن) ابي محمد الحسن بن محمد الجوهري (عن) الحافظ محمد بن المظفر (عن) ابي اسحاق ابراهيم بن احمد بن عبد الله قاضي قزوين (عن) يوسف بن موسى المروزي (عن) ابي بكر موسى بن سعيد (عن) ابي حنيفة رضى الله عنه ۔

﴿ابوحنيفة﴾ (عن) حماد (عن) ابراهيم في التيمم قال تضع راحتيك في الصعيد فتمسح وجهك ثم تضعهما الثانية فتنفضها فتمسح يديك وذراعيك الى المرفقين ۔ ﴿اخرجه﴾ الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) ابي حنيفة ثم قال وبه نأخذ ونرى مع ذلك ان ينفض يديه في كل مرة من قبل

(روی) حافظ محمد بن الظفر فی مسندہ (عن) ابی اسحق ابراھیم بن محمد بن عبداللہ القزوینی (عن) یوسف بن موسی المروزی (عن) ابی بکر موسی بن سعید (عن) ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ (عن) عبدالعزیز بن ابی رواد (عن) نافع (عن) ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: کان تیمم رسول اللہ ﷺ ضربتین ضربۃ للوجہ وضربۃ للیدین الی المرفقین۔ (مسند امام ابی حنیفہ بروایت امام محمد بن ابی مظفر بحوالہ جامع المسانید للامام خوارزمی ج:۱ص:۲۳۳، واسنادہ حسن)[19]

سند کے راویوں کی تحقیق درج ذیل ہے :

۱) حافظ محمد بن المظفرؒ (**م ۳۷۹ھ**) مشہور ثقہ، حافظ الحدیث ہیں۔ (**تاریخ الاسلام ج:۸ ص: ۴۷۲**)

۲) ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد القزوینیؒ (**م ۳۴۰ھ**) بھی ثقہ، عالم دین ہیں۔ (**کتاب الثقات للقاسم ج:۲ص:۱۴۹**)

۳) یوسف بن موسی المروزیؒ (**م ۲۹۶ھ**) کو خطیب البغدادیؒ نے ثقہ کہا ہے۔ (**تاریخ بغداد ج: ۱۴ص:۳۱۱، تاریخ الاسلام ج:۶ص:۱۰۶۸**)

۴) ابو بکر موسی بن سعید بن نعمانؒ سنن نسائی کے راوی ہیں اور صدوق ہیں۔ (**تقریب رقم: ۶۹۶۷**)

۵) امام اعظم ابوحنیفہؒ (**م ۱۵۰ھ**) ثقہ، حافظ الحدیث اور حدیث کے شہنشاہ ہیں۔ (**دیکھئے ص:۸**)

۶) عبدالعزیز بن ابی روادؒ (**م ۱۵۹ھ**) بھی جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ (**الکاشف، تہذیب التہذیب ج:۶ص:۳۳۸**)

۷) امام نافع ابوعبداللہ المدنیؒ (**م ۱۱۷ھ**) کی توثیق گزر چکی۔

۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مشہور صحابی رسول ہیں۔ (تقریب)

معلوم ہوا کہ اس کی سند بھی حسن ہے۔

اور اخیر میں ان ائمہ کا نام ملاحظہ فرمائیں جنہوں نے ابن عمرؓ کی تیمم والی روایت کو مرفوع تسلیم کیا ہے۔

۱) امام حاکمؒ (**م ۴۰۵ھ**)۔ (**خلاصہ بدر المنیر ج:۱ص:۶۹، المستدرک للحاکم ج:۱ص: ۲۸۷، حدیث نمبر:۶۳۴**)

---

[19] یاد رہے کہ امام خوارزمیؒ (**م ۶۶۵ھ**) ثقہ ہیں۔ تفصیل کے لئے (**دیکھئے ص:۳۰**)

۲) امام بیہقیؒ (م ۴۵۸ھ) نے امام بخاریؒ کے اعتراض کا جواب دیا اور ابن عمرؓ کی روایت کو مرفوع تسلیم کیا ہے۔

۳) اور حافظ زیلعیؒ (م ۷۶۲ھ) نے بھی امام بیہقیؒ کی تائید کی ہے جس کی تفصیل **ص:۴۰** پر موجود ہے۔

۴) شیخ المحدثین حافظ مغلطائیؒ (م ۷۶۲ھ) نے بھی امام احمد بن حنبلؒ کے اشکال کا جواب دیا ہے اور انہوں نے بھی اس روایت کو مرفوعاً ثابت کیا ہے۔**(شرح ابن ماجہ للمغلطائی ص:۶۸۶)**

۵) امام عینیؒ (م ۸۵۵ھ)۔ **(البنایہ للعینی ج: ۱ : ص ۵۲۴)**

۶) امام محمد بن عبد اللہ الزرکشیؒ (م ۷۷۲ھ)۔**(شرح زرکشی علی الخرقی ج:۱ص ۳۳۹)** اور دلائل کی روشنی میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت کا مرفوع ہونا ہی راجح ہے۔

واللہ اعلم

دلیل نمبر۴:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ :

التیمم ضربتان ضربۃ للوجہ، وضربۃ للذراعین الی المرفقین۔

تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لئے ہے اور دوسری ضرب دونوں ہاتھ کہنیوں تک کے لئے ہے۔

چنانچہ امام دار قطنیؒ (م ۳۸۵ھ) کہتے ہیں کہ :

حدثنا محمد بن مخلد، و اسمعیل بن علی، و عبد الباقی بن قانع، قالوا: نا ابراھیم بن اسحق الحربی، نا عثمان بن محمد الانماطی، ثنا حرمی بن عمارۃ، عن عزرۃ بن ثابت، عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی ﷺ قال: التیمم ضربۃ للوجہ و ضربۃ للذراعین الی المرفقین۔(سنن دار قطنی حدیث نمبر: ۶۹۱، واسنادہ صحیح)[20]

---

[20] مضبوط شواہد کی وجہ سے اس روایت میں حافظ ابو زبیر المکیؒ (م ۱۲۶ھ) پر تدلیس کا اعتراض مردود ہے۔(شواہد کے لئے دیکھئے **دلیل نمبر:۱-۳، دلیل نمبر:۶۔۔وغیرہ** نیز دیکھئے **سینے ہاتھ باندھنے کے حکم اور مقام از زبیر علی زئی ص:۳۷**) پھر جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرنے میں حافظ ابوزبیر المکیؒ (م ۱۲۶ھ) مکثر ہیں، اس لحاظ سے بھی ان کی تدلیس قابل قبول ہے۔**(الاجماع: شمارہ نمبر ۳: ص ۲۳۱)**

اسکین:

الموسوعة الحديثية
المشرف العام على إصدارها
معالي الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

سنن الدارقطني

تأليف
الحافظ الكبير علي بن عمر الدارقطني
٣٠٦ - ٣٨٥ هـ

وبذيله
التعليق المغني على الدارقطني
للمحدث العلامة أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي

الجزء الأول

حققه وضبط نصه وعلق عليه
شعيب الارنؤوط
حسن عبد المنعم شلبي   عبد اللطيف حرز الله
أحمد برهوم

يوزع على نفقة صاحب السمو الملكي الأمير
متعب بن عبد العزيز آل سعود
أجزل الله مثوبته

٦٩١- حدثنا محمد بن مَخْلد وإسماعيل بنُ علي وعبد الباقي بنُ قانع ، قالوا : حدثنا إبراهيم بن إسحاق الحَرْبي ، حدثنا عثمان بن أحمد الأنماطي ، حدثنا حَرَمي بنُ عُمارة ، عن عَزْرَة بن ثابت ، عن أبي الزُّبير

عن جابرٍ ، عن النبي ﷺ ، قال : «التيمُّمُ ضربةٌ للوَجه ، وضربةٌ للذِّراعين إلى المرفقين» .

[رجاله كلهم ثقات ، والصواب موقوف][1]

٦٩٢- حدثنا محمد بن مَخْلد وإسماعيلُ بنُ علي وعبدُ الباقي بن قانع ، قالوا : حدثنا إبراهيم الحَرْبيُّ ، حدثنا أبو نُعيم ، حدثنا عَزْرة بن ثابت ، عن أبي الزُّبير

عن جابر ، قال : جاء رجلٌ فقال : أصابتني جَنَابة ، وإني تمعَّكْتُ في التراب ، قال : اضرِب ، فضَرَب بيدِه الأرضَ فمسَحَ وجهَه ، ثم ضَرَبَ بيدِه أخرى فمسَحَ بها يديه إلى المِرْفقين[2] .

١/٦٩٣- حدثنا القاضيان أبو عبد الله الحُسين بن إسماعيل وأبو عمر محمد ابنُ يوسف ، قالا : حدثنا إبراهيمُ بن هانئ ، حدثنا موسى بنُ إسماعيل ، حدثنا أبان ، قال :

٦٩١- قوله : «رجاله كلهم ثقات» وقال الحاكم (١٨٠/١) أيضاً : صحيح الإسناد ، وقال ابن الجوزي في «التحقيق» (٢١٩/١) : وعثمان بن محمد متكلَّم فيه ، وتعقبه صاحب «التنقيح» (٢١٩/١) تابعاً للشيخ تقي الدين في «الإمام» وقال ما معناه : إن هذا الكلام لا يُقبل منه لأنه لم يبيِّن مَن تكلَّم فيه ، وقد روى عنه أبو داود وأبو بكر بنُ أبي عاصم وغيرُهما ، وذكره ابنُ أبي حاتم في كتابه ولم يذكر فيه جَرحاً ولا تعديلاً ، وقال الذهبي : فيه لِيْن .

(١) ما بين الحاصرتين لم يرد في الأصول ، وأثبتناه من هامش (غ) والمطبوع .
(٢) أخرجه الحاكم ١٨٠/١ .

٣٣٥

ائمہ محدثین کی تصحیح :

امام دارقطنیؒ اور امام ابن مفلحؒ (م ۸۸۴ھ) فرماتے ہیں کہ اس روایت کے رجال ثقہ ہیں، امام حاکمؒ، امام بیہقیؒ، امام ابن الملقنؒ اور امام ذہبیؒ نے اس کی سند کو صحیح اور امام ابن حجرؒ نے حسن قرار دیا ہے ، نیز حافظ بن عبدالھادیؒ، حافظ قاسم بن قطلوبغاؒ نے اس روایت کا دفاع کیا ہے اور اس کی سند کو ثابت کیا ہے۔ **(المبدع لابن المفلح ج:۱ص:۲۰۰، مستدرک للحاکم حدیث نمبر: ۶۳۶، نخب الافکار للعینی ج : ۲ ص:۴۴۲، سنن کبری للبیہقی ج:۱ص:۳۱۹، حدیث نمبر: ۹۹۱، البدر المنیر ج:۲ص:۶۴۷، الدرایہ ج :۱ ص:۶۸، تنقیح التحقیق ج:۱ص:۳۷۸، تخریج احادیث الاختیار للقاسم ج:۱ص:۱۵۱)**

ایک اشکال اور اسکا جواب :

امام دارقطنیؒ نے اس روایت کو موقوف کہا ہے، یہ غالباً اس وجہ سے ہے کہ اس روایت کی سند میں عثمان بن محمد انماطیؒ [ثقہ] اس روایت کو مرفوع نقل کرنے میں منفرد ہیں، لیکن محمد بن عثمانؒ اس میں منفرد نہیں ہیں، بلکہ حضرت جابرؓ کی روایت کو امام ابو نعیمؒ (م ۲۱۹ھ) نے بھی مرفوع بیان کیا ہے۔

دلیل نمبر ۵:

چنانچہ امام حاکمؒ (م ۴۰۵ھ) کہتے ہیں کہ :

حدثنا علی بن حمشاذ العدل، و ابو بکر بن بالویہ، قالا: ثنا ابراهیم بن اسحق الحربی، ثنا ابو نعیم، عن عزرة بن ثابت، عن ابی الزبیر، عن جابر قال: جاء رجل الی رسول الله ﷺ فقال: أصابنی جنابة، و انی تمعکت فی التراب، فقال: اضرب هکذا و ضرب بیده الارض فمسح وجهه ثم ضرب بیدیه فمسح بهما الی المرفقین۔ (مستدرک للحاکم حدیث نمبر: ۶۳۸، واسناده صحیح و رجاله کلهم ثقات)

اسکین:

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله الحاكم النيسابوري رحمه الله تعالى

طبعة متضمنة انتقادات الذهبي رحمه الله

وبذيله

تتبع أوهام الحاكم التي سكت عليها الذهبي

لأبي عبد الرحمن مقبل بن هادي الوادعي

الجزء الأول

دار الحرمين للطباعة والنشر والتوزيع

(الجزء الأول) ٣- كتاب الطهارة ٢٧٥

الكتاب وقد اشترطنا إخراج مثله في الشواهد .

٦٣٩- أخبرنا حمزة بن العباس العقبي ببغداد ثنا محمد بن عيسى المدايني ثنا شبابة بن سوار .

وحدثنا محمد بن صالح بن هاني ثنا إبراهيم بن إسحاق ثنا هارون بن عبد الله ثنا شبابة عن سليمان بن أبي داود الحراني عن سالم ونافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم أنه قال : « في التيمم ضربتان : ضربة للوجه وضربة لليدين إلى المرفقين » .

سليمان بن أبي داود (١) أيضًا لم يخرجاه وإنما ذكرناه في الشواهد .

وقد روينا معنى هذا الحديث عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم بإسناد صحيح .

٦٤٠- حدثنا علي بن حمشاذ العدل وأبو بكر بن بالويه قالا ثنا إبراهيم بن إسحاق الحربي ثنا أبو نعيم عن عزرة بن ثابت عن أبي الزبير عن جابر قال جاء رجل (1) فقال : أصابتني جنابة وإني تمعكت في التراب فقال : « اضرب هكذا » وضرب بيديه الأرض فمسح وجهه ثم ضرب بيديه فمسح بهما إلى المرفقين (٢) .

٦٤١- وحدثنا علي بن حمشاذ وأبو بكر بن بالويه قالا ثنا إبراهيم بن إسحاق ثنا عثمان (2) ابن محمد الأنماطي ثنا حرمي بن عمارة عن عزرة بن ثابت عن أبي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم قال : « التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين إلى المرفقين » .

٦٤٢- حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن سنان القزاز ثنا عمرو بن محمد بن أبي رزين ثنا هشام بن حسان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر (3) قال : رأيت النبي

(١) قلت : لا يستشهد به . قال الذهبي رحمه الله في « الميزان » : ضعفه أبو حاتم ، وقال البخاري : منكر الحديث ، وقال ابن حبان : لا يحتج به .
(1) كذا في النسخ والظاهر جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم ١٢ (مصححه) .
(٢) الصحيح موقوف كما في « السنن » للدارقطني (ج١ ص١٨١) اهـ.
وكذا حديث ابن عمر الذي قبل هذا في التيمم ، الصحيح فيه الوقف ، قاله الدراقطني في « السنن » (ج١ ص١٨١) .
(2) رواية شاذة لأن أبا نعيم روى عن عزرة موقوفًا هو الصواب ١٢ (مصححه) .
(3) قال الدارقطني في « العلل » : الصواب ما رواه غيره عن عبيد الله . موقوفًا ١٢ (مصححه) .

یہی وجہ ہے کہ امام نووی ؒ، حافظ ابن تیمیہ ؒ، امام ابن مفلح ؒ وغیرہ نے بھی حضرت جابر ؓ کی روایت کو مرفوع ہی نقل کیا ہے۔(**المجموع للنووی ج:۲ص:۲۳۴، شرح عمدہ لابن تیمیہ ج:۲ص:۴۲۰، المبدع فی شرح مقنع لابن المفلح ج:۱ص:۲۰۱**)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جابر بن عبداللہ ؓ کی روایت صحیح بھی ہے اور مرفوع بھی ہے۔

دلیل نمبر۶:

امام ابو بکر البزار ؒ (**م ۲۹۲؁**) فرماتے ہیں کہ :

حدثنا یحی بن حکیم و محمد بن معمر ، قالا : حدثنا حرمی بن عمارۃ ، قال : حدثنا الحریش بن الخریت ، عن ابن ابی ملیکۃ ، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ انہ قال : فی التیمم ضربتین ضربۃ للوجہ و ضربۃ للیدین الی المرفقین۔

حضرت عائشہ ؓ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ : تیمم میں دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب ہاتھوں سے کہنیوں تک کے لئے۔(**مسند بزار ج:۱۸ص:۲۲۸**، واسنادہ حسن)

اسکین:

البحر الزخار

المعروف

بمسند البزار

تأليف

الحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق العتكي البزار

المتوفى ٢٩٢هـ

تحقيق

صبري بن عبد الخالق الشافعي

قرأه وقدم له

أ.د. أحمد معبد عبد الكريم
أستاذ ورئيس قسم الحديث بجامعة الأزهر

وفضيلة الشيخ بدر بن عبد الله البدر

الجزء الثامن عشر

مكتبة العلوم والحكم

المدينة المنورة

٢٢٨ ــــــ مسند البزار

حكيم، ومحمد بن معمر، قالوا: أنا حرمي بن عمارة، قال: نا الحَرِيش بن الخِرِّيت، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة قالت: كان يوضع للنبي ﷺ من الليل ثلاثة آنية[1] مخمرة: إناء لطهوره، وإناء لشرابه، وإناء لسواكه[2].

* وهذا الحديث لا نعلمه يروى إلا عن عائشة، ولا نعلم له إسنادا عن عائشة إلا هذا الإسناد.

٢١٥/٢٤٠ = [3] حدثنا يحيى بن حكيم، ومحمد بن معمر، قالا: نا حرمي بن عمارة، قال: نا الحَرِيش بن الخِرِّيت، عن ابن أبي مليكة، عن عائشة، عن النبي ﷺ أنه قال[4]:

«في التيمم ضربتين[5]: ضربة للوجه، وضربة لليدين إلى المرفقين»[6].

(١) ضبب فوقها بالأصل.

(٢) أخرجه ابن ماجه في سننه (٣٦١) عن عصمة بن الفضل ويحيى بن حكيم - وكرره برقم (٣٤١٢) عن يحيى فقط - والحاكم في مستدركه (١٤١/٤) من طريق عبيد الله بن عمر القواريري - ثلاثتهم عن حرمي بن عمارة - به. وقال الحاكم: صحيح الإسناد.

(٣) وقع في كشف الأستار قبل هذا الإسناد إدماج سند سابق لحديث عن ابن عمر رضي الله عنهما مع هذا السند. وتابعه الحافظ في مختصره على هذا الأمر ذاته، وتابعتهما - غفلة مني - في نشرتي للمختصر. ووقع في ضبطي للحريش بن الخريت بمختصر الزوائد وهم يصحح من هنا. فاللهم تجاوز عنا.

(٤) في نصب الراية المصححة من الشيخ محمد عوامة: أنه ﷺ قال. وفي الكشف: عن النبي ﷺ قال. وفي المجمع: عن النبي ﷺ، فقط.

(٥) في نصب الراية: ضربتان. وهو الوجه.

(٦) أورده الهيثمي في كشف الأستار (٣١٣) وفي مجمع الزوائد (٢٦٣/١) والزيلعي في نصب الراية (١٥١/١) وابن حجر في مختصر الزوائد (١٩٦) وفي التلخيص =

سند کے راویوں کی تحقیق درج ذیل ہے :

۱) امام ابو بکر البزارؒ(م ۲۹۲ھ) ثقہ ،حافظ الحدیث ہیں۔**(کتاب الثقات للقاسم ج:۱ص:۴۴۴)**

۲) محدث محمد بن معمر البصریؒ(م بعد ۲۵۰ھ) صحیحین کے راوی ہیں اور صدوق ہیں۔**(تقریب رقم :۶۳۱۳)** پھر ان کے متابع حافظ یحی بن حکیم ابوسعید البصریؒ (م ۲۵۶ھ) بھی موجود ہیں جو کہ ثقہ ، حافظ ،عابداور مصنف ہیں۔**(تقریب رقم : ۷۵۳۴)**

۳) حرمی بن عمارہ البصریؒ **(م ۲۰۱ھ)** بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں اور ثقہ ،صدوق ہیں۔**(الکاشف رقم : ۹۸۰،اکمال تہذیب الکمال ج:۴ص:۳۷)**

۴) حریش بن الخریت البصریؒ راجح قول کے مطابق ثقہ اور حسن الحدیث ہیں۔

امام ابن خلفونؒ نے حریش بن الخریت البصری کو ثقات میں شمار کیا ہے،امام بخاریؒ اپنی کتاب تاریخ الکبیر میں کہتے ہیں کہ "أرجو ان یکون صالحا " ان کی طرف رجوع کرو(اس لئے) کہ وہ نیک ہیں۔ امام یحی بن معینؒ کہتے ہیں کہ ان میں کوئی خرابی نہیں ہے،امام حاکمؒ اور امام ابن السکنؒ نے ان کی حدیث کو صحیح کہا ہے اور کسی حدیث کی حدیث کی تصحیح و تحسین غیر مقلدین کے نزدیک اس حدیث کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔**(دیکھئے،ص:۲)**معلوم ہوا کہ امام حاکمؒ اورابن السکنؒ کے نزدیک بھی وہ ثقہ ہیں۔امام دارقطنیؒ کہتے ہیں کہ ان کا اعتبار کیا جائے گا ،امام ابن شاہینؒ نے بھی انہیں ثقات میں شمار کیا ہے۔**(تہذیب التہذیب ج :۲ ص : ۲۴۲،اکمال تہذیب الکمال ج:۴ص:۴۷،البدر المنیر ج:۱ص:۷۰۹،اتحاف المہرہ ج: ۱۷ ص:۴۱)**[21]

معلوم ہو اکہ آپؒ حسن الحدیث ہیں۔

۵) ابن ابی ملیکہؒ(م ۱۱۷ھ) ثقہ تابعی اور فقیہ ہیں۔**(تقریب رقم : ۳۴۵۴)**

---

[21] حریش بن الخریت البصری پر کوئی جرح مفسر موجود نہیں اور غیر مقلدین کے نزدیک جرح غیر مفسر پر تعدیل مقدم ہوتی ہے۔**(الاجماع: شمارہ نمبر ۲:ص۱۷۸)** لہذا غیر مقلدین کے اصول سے تعدیل کو ہی ترجیح حاصل ہے اور وہ جرح غیر مفسر پر مقدم ہے۔

۶) حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا مشہور صحابیہ اور خواتین میں سب سے بڑی فقیہہ ہیں۔ **(تقریب رقم : ۸۶۳۳)**

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت حسن درجے کی ہے۔

الغرض ان احادیث سے معلوم ہوا کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں، اور یہی احناف کا قول ہے اور جمہور کا بھی یہی کہنا ہے۔ (**کتاب الاربعین فی ارشاد السائرین الی منازل المتقین او الاربعین الطائیة ص: ۲۰۷، اکمال المعلم بفوائد مسلم ج: ۲ ص: ۲۲۲**)

واللہ اعلم